سترہ کے بغیر نمازی کے آگے سے گزرنے کی صورت

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2405

تاریخ اجراء: 15 رجب المرجب 1445ھ / 27 جنوری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا سترہ کے بغیر، نمازی کے آگے سے گزرنے کی کوئی صورت ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر نمازی مکان یا مسجدِ صغیر (یعنی چھوٹی مسجد اور آج کل کی عام مساجد، کہ مسجدِ صغیر ہی کے حکم میں ہیں) میں نماز پڑھ رہا ہو تو ایسی صورت میں دیوارِ قبلہ تک بغیر سُترہ کے اُس نمازی کے آگے سے گزرنا ہرگز جائز نہیں، اور بغیر سُترہ کے گزرنے کی کوئی صورت نہیں۔ البتہ اگر نمازی صحراء یا مسجدِ کبیر (یعنی بڑی مسجد، جیسے مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی شریف کہ فی زمانہ اپنے عظیم رقبے کی وجہ سے مسجدِ کبیر ہیں) میں نماز پڑھ رہا ہو تو موضعِ سجود کے آگے سے بغیر سُترہ کے بھی گزرنا جائز ہوگا، جبکہ موضع سجود تک بغیر سُترہ کے صحراء یا بڑی مساجد میں بھی گزرنا جائز نہیں۔

موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام میں نگاہوں کو سجدے کی جگہ پر جمایا جائے، تو نگاہیں جتنی دور تک کی جگہ کا احاطہ کریں، وہ سب جگہ موضع سجود ہے، اُس کے اندر اندر تک بغیر سُترہ کے نکلنا مطلقاً جائز نہیں، اس سے باہر صحراء اور بڑی مساجد میں نکلنے کی اجازت ہے۔

نمازی کے آگے سے بغیر سترے کے گزرنے سے متعلق، صحیح بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان أن یقف اربعین خیر اله من أن یمر بین یدیه قال ابو النضر لا أدری أقال أربعین یوما أو شهرا أو سنة"ترجمہ: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو وہ نمازی کے آگے سے گزرنے سے چالیس کی مقدار کھڑا ہونے کو بہتر جانتا، ابو نضر (راوی) فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ آپ نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال فرمایا۔(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب اثم المار بین یدی المصلی، جلد1، صفحہ74، مطبوعہ کراچی)

مکان یا چھوٹی مسجد اور صحراء یا بڑی مسجد میں نمازی کے آگے سے گزرنے کا حکم بیان کرتے ہوئے، سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: "نماز اگر مکان یا چھوٹی مسجد میں پڑھتا ہو تو دیوار قبلہ تک نکلنا جائز نہیں، جب تک بیچ میں آڑ نہ ہو اور صحراء یا بڑی مسجد میں پڑھتا ہو تو صرف موضع سجود تک نکلنے کی اجازت نہیں اس سے باہر نکل سکتا ہے۔۔۔ مسجد کبیر صرف وہ ہے جس میں مثل صحرا اتصال صفوف شرط ہے جیسے مسجد خوارزم کہ سولہ ہزار ستون پر ہے، باقی عام مساجد اگرچہ دس ہزار گز مکسر ہوں مسجد صغیر ہیں اور ان میں دیوار قبلہ تک بلاحائل مرورنا جائز۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 254-257، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

موضع سجود سے متعلق، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: "خاشعین (یعنی ظاہری و باطنی آداب کی رعایت کرتے ہوئے مکمل توجہ رکھنے والوں) کی سی نماز پڑھے کہ قیام میں نظر موضعِ سجود (یعنی سجدے کی جگہ) پر جمائی تو نظر کا قاعدہ ہے جہاں جمائی جائے اس سے آگے کچھ بڑھتی ہے۔ میرے تجربے میں یہ جگہ تین گز ہے یہاں تک نکلنا مطلقاً جائز نہیں، اِس سے باہر باہر صحرا اور بڑی مسجد میں نکل سکتا ہے۔" (ملفوظات اعلی حضرت، حصہ اول، صفحہ 133، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

شرعی کونسل آف بریلی شریف کے فیصلے میں ہے: "بعض فقہاء کرام کا قول مختار یہ ہے کہ 60 گز وسیع و عریض مسجد، مسجد کبیر ہے مگر اعلی حضرت کا مختار یہ ہے کہ جو مسجد نہایت وسیع و عریض جس میں مثل صحراء اتصال صفوف شرط ہے، جیسے مسجد قدس اور مسجد خوارزم ہے، ان کے علاوہ مسجدیں، مسجد صغیر ہیں۔۔۔ باتفاق رائے یہ طے ہوا کہ اب مسجد نبوی اور مسجد حرام، مسجد کبیر ہو گئی ہیں کہ اعلی حضرت نے جامع قدس کو مسجد کبیر مانا جس کا کل رقبہ 144000 ایک لاکھ چوالیس ہزار مربع میٹر ہے اور مسجد نبوی اور مسجد حرام کا کل رقبہ جامع قدس کے رقبہ سے کئی گنا، زائد ہے کیونکہ مسجد حرام کا کل رقبہ 356000 تین لاکھ چھپن ہزار مربع میٹر ہے اور مسجد نبوی کا کل رقبہ 365000 تین لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میٹر ہے تو یہ دونوں مسجدیں بدرجہ اولیٰ مسجد کبیر ہیں (واللہ تعالی اعلم بالصواب)۔" (ملخصاً) (پندرھواں سالانہ فقھی سیمینار، فیصلہ: بابت مسجد نبوی اور مسجد حرام... الخ، شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net